19650

۶/۱۰

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اور مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید بکر کا بھتیجا ہے اور بکر کی دو بیویاں ہیں: زینب اور فاطمہ۔

زید نے بکر کی بیوی فاطمہ کی بیٹی (عائشہ) سے شادی کی جس سے اس کے پانچ، چھ بچے پیدا ہوئے، اور ان بچوں کی آگے شادی ہوگئی بلکہ زید کے پوتوں کی بھی شادیاں ہو چکی ہے، ان کے علاوہ اس خاندان میں مزید کئی شادیاں ہوئی ہیں۔

بکر کی دوسری بیوی زینب زید سے کہا کرتی تھی کہ میں نے تجھے دودھ پلایا ہے، لیکن زید نے اس کی پرواکیے بغیر شادی کرلی تھی۔

اب جب کہ زید کافی بوڑھا ہو چکا ہے اور اس کی اہلیہ عائشہ بھی بڑھاپے کی عمر کاٹ رہی ہے اور حال یہ کہ زینب (جو دودھ پلانے کا کہا کرتی تھی) بھی فوت ہو چکی ہے، زید کو کسی نے رضاعت سے حرمت ثابت ہونے کے بارے میں مسئلہ بتایا جس کی وجہ سے اب وہ کافی پریشان ہے۔

واضح رہے کہ زینب کی رضاعت کے گواہوں میں کوئی مرد نہ اس وقت تھا اور نہ ابھی کوئی مرد گواہ حیات ہے، البتہ چند عورتیں زینب سمیت کہا کرتی تھیں کہ زینب نے زید کو دودھ پلایا ہے، لیکن ابھی ان عورتوں میں سے بھی کوئی حیات نہیں ہے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ ایسی صورتِ حال میں صرف فوت شدہ عورتوں کی گواہی کے مطابق زینب سے زید کی رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟ مذکورہ ساری صورتِ حال کو ملاحظہ فرماکر جواب سے ممنون فرمائیں!

بجواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱/۲۰۲۸
مورخہ

مستفتی

مولانا محمد زبیر

معرفت وقاص الرحمن لانڈھی کراچی
معہد عثمان بن عفان B/30
فون نمبر 0331-9013881

(جاری ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

واضح رہے کہ صرف خواتین کی گواہی سے قانونی طور پر حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی، چنانچہ صورتِ مسئولہ میں زید اور زینب میں حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوئی، لہٰذا ان کے نکاح کو ناجائز نہیں کہا جائے گا۔

نوٹ: واضح رہے کہ رضاعت اگرچہ شہادتِ شرعیہ (دو مرد یا ایک مرد اور دو خواتین کی گواہی) سے ثابت نہ ہو، مگر کوئی خاتون کہہ رہی ہو کہ میں نے تمہیں دودھ پلایا ہے، اور لڑکا لڑکی کا خیال ہو کہ یہ صحیح کہہ رہی ہو گی تو ان کا نکاح کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔

المبسوط للسرخسی، ج:۵، ص:۱۳۷، ط: دارالمعرفه:

(قال:) ولا يجوز شهادة امرأة واحدة على الرضاع أجنبية كانت أو أم أحد الزوجين، ولا يفرق بينهما بقولها، ويسعه المقام معها حتى يشهد على ذلك رجلان أو رجل وامرأتان عدول، وهذا عندنا... وعندنا إذا وقع في قلبه أنها صادقة فالأحوط أن يتنزه عنها ويأخذ بالثقة.

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:۴، ص:۱۴، ط: دارالکتب العلميّه:

وأما البينة: فهي أن يشهد على الرضاع رجلان أو رجل وامرأتان ولا يقبل على الرضاع أقل من ذلك ولا شهادة النساء بانفرادهن. وهذا عندنا.

الهداية فی شرح بداية المبتدی، ج:۱، ص:۲۲۰، ط: دارإحياءالتراث العربی:

ولا تقبل في الرضاع شهادة النساء منفردات وإنما تثبت بشهادة رجلين أو رجل وامرأتين."

المحيط البرهانی فی الفقه النعمانی، ج:۳ص:۷۵، ط:دارالکتب العلمية بيروت:

ولا تقبل في الرضاع إلا شهادة رجلين أو شهادة رجل وامرأتين عدول...وإن كان المخبر واحداً ووقع في قلبه أنه صادق فالأولى أن يتنزّه ويأخذ بالثقة،ولا يجب عليه ذلك.

(جاری ہے۔۔۔)

الدر المختار، ج:۳ص:۲۲۴ط: ایچ ایم سعید کراچی:

(و) الرضــاع (حجته حجة المال) وهي شــهادة عدلين أو عدل وعدلتان، لكن لا تقع الفرقة إلا بتفريق القاضي.

البحر الرائق شـرح كنز الـدقائق، ج:3، ص:۲۴۹-۲۵۰، ط:دارالكتـاب الإسلامي:

(قوله: ويثبت بما يثبت به المال) وهو شـهادة رجلين عدلين أو رجل وامرأتين عدول... وفي الخانية من الرضـاع وكما لا يفرق بينهما بعد النكاح ولا تثبت الحرمة بشهادتهن فكذلك قبل النكاح...واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

حمزہ خالد

حمزہ خالد کان اللہ لہ ولابویہ ومعلمیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۰ھ قمری

03/فروری/2019ء شمسی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۲۷/۵/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمود اشرف غفراللہ لہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۰ھ قمری

03/فروری/2019ء شمسی

الجواب صحیح

۲۸-۵-۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۲۷/۵/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۱/۲۰۴۸